اسامہ بن لادن کا ساتواں جنم

پچھلے چند سالوں میں بھارت نے دنیائے کرکٹ اور فلم کے میدان میں کافی بھرپور جست لگائی ہے۔ کہ اب اکثر کھلاڑی اپنے ملک کی نمائندگی کو آئی پی ایل پر ترجیح دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ کرکٹ کے موجد برطانیہ کی کاؤنٹی کے میدان بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ اسی طرح بالی ووڈ نے پچھلی دہائی سے زیادہ فلمیں ریلیز کرنے کا ریکارڈ بھی ہالی ووڈ سے چھین لیا ہے۔ بالی ووڈ کی فلموں اور ڈراموں کا اثر امریکی ایوانوں تک جا پہنچا۔ اور ہندو مذہب کے سات جنم کے اعتقاد نے تو ان کو اتنا محسور کیا کہ انہوں نے کسی حد تک تو اس کو قبول کر لیا۔ اسی لیے تو اسامہ بن لادن نے پچھلے چند برسوں میں سات بار جنم لیا۔ انفارمیشن اور ٹیکنالوجی کے اس ترقی یافتہ دور میں اگلے جنم میں جدت کا یہ پہلو آ گیا ہے کہ اگلا جنم وہاں سے ہی شروع ہوا جہاں پر پہلا جنم ختم ہوا تھا۔ اور ہر بار اسامہ معجزانہ طور پر بن لادن کے روپ میں ہی جلوہ افروز ہوا۔ ہر جنم کے مرن دن پہ اعلیٰ حکام کی تصدیق ہوتی رہی اور کئی بار تو ان تصدیق کنندگان کی فہرست میں مرداول نے بھی شامل ہو کر اس کو تقویت بخشی۔ ہندو مذہب میں شکر ہے کہ سات سے زائد جنم کا تصور نہیں ورنہ اس بار مرداول یہ نہ کہتے کہ آئندہ اسامہ بن لادن کبھی زندہ نظر نہیں آئے گا...... ویسے تو وہ کسی کو کبھی مردہ بھی نظر نہیں آیا اور نہ آئے گا۔ شاید یہ بھی بالی ووڈ کی فلموں کا اثر تھا کہ اسامہ کی لاش کو جلد پانی کی نظر کر دیا۔ اور جلایا اس لیے نہ ہو کہ فلم کا یہ مرکزی کردار کہنے کو تو مسلمان تھا۔ اور دفنایا اس لیے نہ ہو کہ جنم جنم کا عقیدہ ہندوانہ ہے۔ لہٰذا دونوں مذاہب کا خیال تو رکھا ہی ساتھ آبی جانوروں کی بھوک کا خیال بھی رکھا۔ کیونکہ امریکہ والے دوسرے ممالک کے انسانوں سے چاہے انسانوں والا سلوک نہ کریں مگر ساری دنیا کے جانوروں کے مساوی حقوق کی پاسداری کا خیال ضرور رکھتے ہیں۔

مشترکہ پروڈکشن سے شروع کی جانے والی اس فلم میں بالآخر اسامہ بن لادن کے آخری جنم کا انت ایبٹ آباد میں کیا گیا۔ اور اختتامی سین فلم بند کرتے وقت یہ پروڈکشن صرف امریکی ہی رہ گئی اور اس میں کسی اور کے اشتراک کی مزید ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ گو کہ اس فلم کی پروڈکشن بہت بڑی ہے مگر ڈائریکشن اور کہانی میں تکنیکی اعتبار سے اتنی خامیاں اور کمزوریاں ہیں کہ وہ خامیاں ہماری پشتو اور پنجابی فلموں میں بھی نظر نہ آئیں۔ مگر پھر بھی اس بار آسکر ایوارڈ کے لیے اس سے زیادہ موزوں کوئی اور فلم نہیں سمجھتے۔ اس فلم کے ڈائریکٹر، پروڈیوسر، رائٹر سے لے کر کیمرہ مین تک سب امریکی ہی ہیں۔ اور ایسی فلم جو ریلیز ہونے سے پہلے ہی سپر ہٹ ہو جائے تو اس کو آسکر ایوارڈ سے کون روک سکتا ہے۔ ویسے بھی ایوارڈ دینے والے اور لینے والے بھی خود، وکیل بھی خود اور جج بھی خود...... اناں ونڈے شیرینیاں تے مڑ مڑ اپنیاں نوں......! ظاہر ہے کسی اور کی کیا مجال......!!!

اس فلم میں سب سے خاص بات کہ کوئی ہیروئن نہیں تھی۔ ویسے بغیر ہیروئن کے ہالی ووڈ نے پہلے بھی کئی ہٹ فلمیں دی ہیں۔ سلوسٹر سٹالن کی فرسٹ بلڈ میں بھی تو کوئی ہیروئن نہ تھی اور وہ اپنے دور کی کامیاب فلم تھی۔ بن لادن کے سات جنم کی اس فلم کو لگتا ہے دنیا کے تمام ایوارڈز سے نوازا جائے گا۔ اس فلم میں سب سے بڑی بات جو آج تک کسی فلم میں نہیں تھی وہ یہ ہے کہ اس میں وہ اصلی ہے جو تمام فلموں میں نقلی ہوتا

ہے اور وہ سب نقلی ہے جو عام فلموں میں اصلی ہوتا ہے۔ اس فلم میں ہمارے بھی کئی عسکری' سیاسی اور بیوروکریٹک فنکاروں نے بھرپور حصہ لیا۔اور اپنے اپنے فن کے وہ جوہر دکھائے کہ ڈائریکٹر کو اس کا یقین نہیں ہوتا تھا کہ ہمارے فنکار فن کی اس بلندی تک بھی جاسکتے ہیں۔ فن سے وفاداری اور ہدائیتکار کی تعظیم کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے آگے بیٹھنے کا کہتا تو ہمارے فنکار لیٹ جاتے اور وہ بھی آنکھیں بند کر کے......!وفا کے ان پیکروں کو فلم کے ڈراپ سین میں ایکسٹرا کے طور پر بھی دکھائی نہ دیا۔ وہ بیچارے تو اپنے آپ کو بڑے فنکار سمجھتے تھے۔مگر ان کو تو بس اسٹنٹ مین کے طور پر فلم میں شامل کیا گیا تھا......بلکہ استعمال کیا گیا تھا۔کیا کبھی اسٹنٹ مین کو بھی کوئی ایوارڈ ملا ہے؟ ان کی شکل تو دور کی بات نام تک فلم میں شامل نہیں کیا جاتا۔ ہمارے فنکاروں کی تابعداری اور پیشہ وارانہ مہارت ہالی ووڈ والوں کو پسند آئی ہو یا نہ......مگر اس فلم کی شوٹنگ کرنے میں سب سے زیادہ مزہ اسی خطے میں آیا ہے۔ایبٹ آباد میں shooting سے اگر فلم باکس آفس آنے سے پہلے ہی سپر ہٹ ہوگئی ہے تو اگر اس اگلی فلم کی شوٹنگ اگر اسلام آباد، لاہور، کراچی، کوئٹہ، پشاور اور دیگر شہروں میں کی جائے تو اس کے تو بغیر ریلیز ہونے کے ہی آسکر ایوارڈ کے لیے نامزد ہو جائے گی۔فلم کی چاہے تمام شعبہ جات میں چاہے وہ ایوارڈ لے جائیں مگر بیسٹ لوکیشن کا ایوارڈ تو ہم کو مجبوراً دینا ہی پڑے گا۔اور اسی بنا پر آئندہ فلم کی تمام عکس بندی اب اسی خطے میں ہوگی۔

اس ساری فلم میں ہمارے حصے بس لوکیشن کا ایوارڈ ہی آرہا ہے۔مگر ہماری وفاداری کا کچھ صلہ تو ملے گا......ساری فلم تو بن گئی مگر ایک چیز ابھی باقی ہے۔اور وہ ہے......آئیٹم سونگ......منی بدنام ہوئی ڈارلنگ تیرے لیے!! اور اس کو کس پر فلم بند کیا جائے ابھی فیصلہ ہونا باقی ہے۔کیونکہ اس کے لیے کافی منے ہیں۔اور اس میں ایکسٹرا کے رول کے لیے بھی کافی فنکاروں کی گنجائش ہے۔پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ......!

اسامہ بن لادن کی بار بار واپسی کا سلسلہ تو بقول مرد اول اب بند ہوگیا ہے۔مگر ہالی ووڈ والوں کو فلموں کے پارٹ ٹو اور پارٹ تھری بنانے کا بھی بڑا وسیع تجربہ ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ پینٹا گون پروڈکشن کی جانب سے براک اوبامہ پارٹ ٹو میں کیا پیش کرتے ہیں۔اور اگلی فلم کی shooting کا آغاز کس جگہ سے ہوتا ہے۔اور اس میں ہمارے سیاسی،عسکری اور بیوروکریٹک فنکاروں کو کیسا رول دیا جاتا ہے؟؟؟

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

09 مئی 2011ء

sohailloun@gmail.com